

تعارف شاعر:

محمد ابراہیم خلیل ولد مرزا افضل احمد خان اصلاً کابل کے رہنے والے تھے۔ ان کا سن پیدائش ۱۸۹۶ء ہے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم اپنی والدہ سے حاصل کی۔ بعد میں کابل کے مدرسہ سراجیہ میں مکتب کی تعلیم حاصل کی۔ انھوں نے امان اللہ خان غازی کے دوسرے سال حکومت میں وزارت خارجہ میں بحیثیت کاتب کام کیا اور ایک سال بعد ہندوستان میں افغانی قونصل خانے میں کتابت کی ذمہ داری سنبھالی۔ وہ سرکاری ملازمت کے ساتھ ساتھ تدریس بھی کرتے تھے۔ وہ خطاطی اور شاعری میں یکساں مہارت رکھتے تھے۔ ان کی کئی نثری اور شعری تصنیفات شائع ہو چکی ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں ان کا انتقال ہوا۔

ہمتِ مردانہ و طبعِ توانگر داشتن
بہتر است از ملک و مال و ثروت و زر داشتن
خوشر است از بخت و اقبالِ سکندر داشتن
سینہ چون آئینہ صاف از کینہ در بر داشتن
از ہزاران کاخ و باغ و قصر و گلشن بہتر است
جای در دلہائی پاکِ اہلِ کشور داشتن
گفتمش شامِ سیاہِ جہل را تدبیر چیست
گفت شمعِ علم و عرفان را منور داشتن
گفتمش بلی طریقِ زندگی چون بہتر است
گفت بارِ کس نگشتن بارِ کس برداشتن

(محمد ابراہیم خلیل)

فرہنگ (Glossary)

Wealth	دولت	ثروت
Palace	محل	کاخ
Palace	محل	قصر
Country	ملک	کشور
Ignorance	جہالت	جہل

پرسش / Exercise

Match the following.

۱۔ مناسب جوڑیاں لگائیے۔

الف	ب
ہمت	سیاہ
طبع	سکندر
اقبال	توانگر
شام	مردانہ

Write antonyms of the following words.

۲۔ غزل سے درج ذیل الفاظ کی ضد تلاش کر کے لکھیے۔

- ۱۔ بدتر ۲۔ صبح
۳۔ علم ۴۔ مرگ

Write the opening couplet (Matla) from the ghazal.

۳۔ اس غزل سے مطلع کا شعر لکھیے۔

۴۔ درج ذیل شعر کی وضاحت اردو یا انگریزی میں کیجیے۔

Explain the following couplet in Urdu or English.

از ہزاران کاخ و باغ و قصر و گلشن بہتر است
جای در دلہائی پاکِ اہلِ کِشورِ داشتن

۵۔ اس غزل میں شاعر نے علم سے متعلق جو مشورہ دیا ہے، اسے اردو یا انگریزی میں تحریر کیجیے۔

Write the advice/suggestion rendered by the poet about 'knowledge' in this ghazal.

۶۔ ایسا شعر تلاش کیجیے جس میں کہا گیا ہے کہ دل میں کوئی کدورت نہ رکھی جائے۔

Find a couplet from the ghazal which advises not to keep malice in heart.

۷۔ غزل سے صنعت تشبیہ کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔

Find a couplet from the ghazal having 'simile'.

۸۔ غزل سے صنعت مبالغہ کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔

Find a couplet from the ghazal having 'hyperbole'.

تعارف شاعر :

حمید سبزواری کا اصل نام حسین محنتی تھا۔ وہ ۱۸۸۷ء میں ایران کے شہر سبزواری میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کے دوران وہ اسکولی کتابوں کے علاوہ غیر درسی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا کرتے تھے۔ انھوں نے چودہ برس کی عمر میں شعر گوئی کا آغاز کیا۔ انھیں شاعری کا شوق والد سے وراثت میں ملا تھا۔ ان کے کلام کے ساتھ مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن میں 'سرود درد، سرود سپیدہ، کاروانِ سپیدہ' اور 'یادِ یاراں' اہم ہیں۔ انقلابِ ایران کے رہنما آیت اللہ خمینیؑ نے ان کے دیوان پر مقدمہ لکھا ہے۔ ۱۹۷۵ء میں ایران کے ایک اسپتال میں ان کا انتقال ہوا۔

چہ کم داری ای دل کہ غم داری ای دل چو غم داری ای دل چہ کم داری ای دل
بدین بی نیازی سزد گر بنازی بہ جاہی کہ برتر ز جم داری ای دل
خوشا دردمندی کہ درمان نجوید ہمہ درد و درمان بہ ہم داری ای دل
مکن شکوہ بی ثباتی ز دوران بہ شکری کہ نقشِ قلم داری ای دل
نمردند عشاق و ہرگز نہ میری اگر عشق را محترم داری ای دل
صمد را بہ جان بندگی کن مبادا!
کہ در آستینت صنم داری ای دل

(حمید سبزواری)

فرہنگ (Glossary)

Abbreviated name of an Iranian emperor 'Jamshed'	ایرانی بادشاہ جمشید کا مخفف	جم
Instability	فتا ہونا، ختم ہو جانا، ناپائیداری	بی ثباتی
Era, period, time	عہد، زمانہ	دوران
Not to happen	ایسا نہ ہو، خدا نہ کرے	مبادا

Find the opening couplet (Matla) of this ghazal.

۱۔ غزل سے مطلع کا شعر لکھیے۔

۲۔ غزل میں آئے ہوئے قافیوں کو ترتیب سے لکھیے۔

Write Qafiyas of this ghazal in sequence.

۳۔ غزل سے ایسا شعر تلاش کیجیے جس میں دنیا کے فنا ہونے کا ذکر ہے۔

Find a couplet from the ghazal which describes the destruction of this world.

Explain the couplet in Urdu or English.

۴۔ شعر کی وضاحت اردو یا انگریزی میں کیجیے۔

صمد را بہ جان بندگی کن مبادا!
کہ در آستین صنم داری ای دل

۵۔ 'نقشِ قلم' اس ترکیب کی وضاحت اردو یا انگریزی میں کیجیے۔

Explain the term 'نقشِ قلم' in Urdu or English.

۶۔ درج ذیل مصرعوں کو غزل کی ترتیب میں لکھیے۔

Rearrange the following verses in proper sequence.

- ۱۔ بہ شکری کہ نقشِ قلم داری ای دل
- ۲۔ بدین بی نیازی سزد گر بنازی
- ۳۔ چو غم داری ای دل چہ کم داری ای دل
- ۴۔ اگر عشق را محترم داری ای دل
- ۵۔ خوشا دردمندی کہ درمان نجوید



۱۲۔ رباعیات

تعارف شاعر :

عمر خیام (۱۰۲۸ء تا ۱۱۳۱ء) : غیاث الدین نام، ابوالفتح کنیت اور خیام تخلص تھا۔ ان کے والد ابراہیم چونکہ خیمہ دوز تھے اس لیے خیام تخلص اختیار کیا۔ انھوں نے نظام الملک طوسی اور حسن بن صباح کے ساتھ تعلیم پائی۔ وہ فلسفے میں بوعلی سینا کے ہمسر تھے۔ وہ مذہبی علوم اور ادب و تاریخ کے فن میں امام اور علم نجوم کے ماہر تھے۔ نظامی عروضی سمرقندی جیسے عالم ان کے شاگرد تھے۔ عمر خیام نے مختلف علوم و فنون میں کتابیں لکھیں مگر ان کی رباعیات کو عالمی اور دائمی شہرت حاصل ہوئی۔ مختلف زبانوں میں ان کا ترجمہ ہوا۔ ان کی رباعیات میں آمرزش گناہ، توبہ و استغفار، اخلاق و تصوف، حسن و عشق ہر قسم کے مضامین پائے جاتے ہیں۔ مگر بادہ و مینا اور بے ثباتی دنیا ان کے خاص موضوعات ہیں۔

تعارف شاعر :

افسر سبزواری کا نام محمد ہاشم میرزا اور تخلص افسر تھا۔ ان کے والد کا نام نور اللہ میرزا تھا۔ وہ ۱۲۹۷ھ میں سبزواری میں پیدا ہوئے۔ افسر دورِ قاجار کے ایک ادیب اور شاعر تھے۔ انھوں نے ابتدا میں منطق، معنی و بیان، بدیع و ریاضیات کا علم حاصل کیا۔ وہ فارسی ادبیات کے عالم تھے۔ جوانی کے زمانے سے ہی انھیں شعر کہنے میں دلچسپی تھی۔ وہ رباعی اور قطعہ میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ افسر کے اشعار عام طور پر رواں اور پیچیدگی و تکلف سے پاک ہوتے ہیں جن میں وہ اخلاقی، اجتماعی اور وطنی موضوعات کو برتتے ہیں۔ ۱۳۵۹ھ میں ۶۲ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا اور شہرِ رے میں سپردِ خاک ہوئے۔

تعارف شاعر :

سرمد (وفات ۱۶۶۱ء) سرمد کا شمار فارسی کے ان گنے چنے شعرا میں ہوتا ہے جنھوں نے رباعی جیسی مشکل صنف کو اپنے خیالات کے اظہار کا وسیلہ بنایا۔ ان کے سنِ پیدائش کا پتہ نہیں چلتا۔ لوگوں کو سرمد کے حالاتِ زندگی کا بہت کم علم ہے۔ ان کا آبائی وطن ’کاشان‘ تھا۔ وہ نسلاً یہودی تھے۔ انھوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد اسلامی نام محمد سعید اختیار کیا۔ وہ تجارت کی غرض سے شاہجہاں کے دور میں ہندوستان آئے اور سندھ کے شہر ٹھٹھہ میں قیام پذیر ہوئے۔ بعد میں وہ دہلی آئے جہاں انھیں شہرت عام حاصل ہوئی۔ اورنگ زیب کے زمانے میں سرمد کی غیر شرعی حرکات کے سبب علما نے ان کے قتل کا فتویٰ دیا۔ انھیں جامع مسجد دہلی کی سیڑھیوں کے قریب قتل کیا گیا اور وہیں دفن کیا گیا۔ ان کی رباعیات جذب و سرمستی کا مرقع ہیں۔

(۱)

غم چند خوری بکارِ ناآمدہ خویش
رنج ست نصیبِ مردمِ دور اندیش
خوش باش و جہان تنگ مکن بردلِ خویش
کز خوردنِ غم قضا نگر دد کم و بیش

(عمر خیام)

(۲)

ای دل! رو بیہودہ چرا می پوئی
راہی کہ نمی روی چرا می جوئی
ای دل گفستی ز عاشقی توبہ کنم
کاری کہ نمی کنی چرا می گوئی
(افسر سبزواری)

(۳)

یا رب ز کرم بہ بخش تقصیر مرا
مقبول بکن نالۂ شب گیر مرا
پیری و گناہی ماجرائیست عجب
لطف تو کند چارۂ تدبیر مرا
(سرمد)

فرہنگ (Glossary)

عمر خیام:

People	لوگ	مردم
Far-sighted	دور کا سوچنے والا	دور اندیش
Be happy	خوش رہو	خوش باش

افسر سبزواری:

Useless	بے کار	بیہودہ
Run	تو دوڑے	پوئی
Search, find	تو ڈھونڈے	جوئی

سرمد:

Sin, fault	گناہ	تقصیر
Weeping at night	رات کا رونا	نالۂ شب گیر
Old age	بڑھاپا	پیری
Solution	کسی مسئلے کا حل	چارۂ تدبیر

پرسش / Exercise

رباعی ۱:

۱۔ خیام نے رباعی میں جو پیغام دیا ہے، اسے اردو یا انگریزی میں لکھیے۔

Write the message given by 'Khayyam' through this Rubai in Urdu or English.

Find infinitive from the Rubai.

۲۔ رباعی سے مصدر تلاش کر کے لکھیے۔

Find synonyms from the following couplet.

۳۔ درج ذیل شعر میں سے ہم معنی الفاظ لکھیے۔

غم چند خوری بکارِ نا آمدہ خویش
رنج ست نصیبِ مردم دور اندیش

رباعی ۲:

Explain the term : 'رہ بیہودہ'

۱۔ 'رہ بیہودہ' ترکیب کی تشریح کیجیے۔

۲۔ اس رباعی کے پیغام کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

Write the message conveyed through this Rubai in your own words.

Write the name of poet of this Rubai.

۳۔ اس رباعی کے شاعر کا نام لکھیے۔

رباعی ۳:

۱۔ اس رباعی میں شاعر نے جو پیغام دیا ہے، اسے تحریر کیجیے۔

Write the message of the poet given through this Rubai

۲۔ 'نالہ شب گیر' اس ترکیب کی وضاحت اردو یا انگریزی میں کیجیے۔

Define the term 'نالہ شب گیر' in Urdu or English.

۳۔ درج ذیل الفاظ کی ضد رباعی سے تلاش کر کے لکھیے۔

Find antonyms of the following words from Rubai.

ستم ، ثواب ، شباب

۱۵۔ قطعات

تعارف شاعر : ابنِ یمن : امیر فخر الدین محمود معروف بہ ابنِ یمن ۱۲۸۶ء میں خراسان میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اپنے والد کے زیر سایہ ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ وہ سلطان خدا بندہ کے عہد میں خراسان آئے۔ وہ اپنے زمانے کے زبردست عالم تھے۔ خوش قسمتی نے انھیں خواجہ علاؤ الدین محمد کے دربار میں اعلیٰ عہدہ دلایا۔ ابنِ یمن، شیخ حسن نامی روحانی بزرگ کے مرید ہوئے۔ ابنِ یمن کے قطعات بہت مشہور ہیں۔ وہ ۱۳۴۲ء کی ایک جنگ میں گرفتار ہوئے اور اسی دوران ان کی نظموں کا دیوان ضائع ہو گیا۔ قطعہ نگاری میں انھیں ملکہ حاصل تھا۔ ایران میں ان کا تعارف صوفی شاعر کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔

تعارف شاعر : فضولی : نام محمد سلمان فضول، تخلص فضولی۔ ۱۴۸۰ء میں مولانا محمد حکیم ملا فضولی کے خانوادے میں، کربلا (عراق) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مفتی تھے، ابتدائی تعلیم انھی سے حاصل کی۔ انھوں نے رحمت اللہ نامی عالم سے عربی تعلیم حاصل کی اور حسینی نامی شاعر سے ادبی علوم حاصل کیے۔ وہ عربی، فارسی اور ترکی زبانوں پر قدرت رکھتے تھے۔ ان تینوں زبانوں میں ان کے دیوان موجود ہیں۔ وہ طب میں بھی یدِ طولی رکھتے تھے۔ ۱۵۵۶ء میں طاعون کی وبائی بیماری میں ان کا انتقال ہوا۔

تعارف شاعر : عادل ناگپوری : عادل ناگپوری کا نام سید محمد عبدالعلی اور تخلص عادل تھا۔ وہ ۱۸۲۳ء میں ناگپور میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے دینی اور علمی ماحول میں تعلیم و تربیت پائی اور ابتدائی تعلیم اپنی والدہ سے حاصل کی۔ انھوں نے قرآن حفظ کیا اور قرأت و تجوید کا فن سیکھا۔ بعد ازاں مدرسہ رسولہ (ناگپور) سے اُردو، فارسی اور عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ وہ راجا گھوجی بھونسلے ثالث کی انتظامیہ میں نائب رسالدار کے منصب پر فائز ہوئے۔ بھونسلے حکومت کا چراغ گل ہو جانے کے بعد وہ کھیتی باڑی کی آمدنی پر گزر بسر کرنے لگے۔ عادل نے اپنی ایک مثنوی میں اپنی تیرہ کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ اُردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔ ان کا فارسی کلام 'دیوانِ عادل ناگپوری' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ ۱۸۹۴ء میں گردے کی بیماری کی وجہ سے ناگپور میں ان کا انتقال ہوا۔

(۱)

مایہ ہر دو شان نکو کاریست
عین تقویٰ و زہد و دینداریست
بیش بخشیدن و کم آزاریست
(ابنِ یمن)

سودِ دنیا و دین اگر خواہی
راحتِ بندگانِ حق جُستن
گر در خلد را کلیدی هست

(۲)

عارف آنست کزین دائرہ بیرون باشد
فارغ از دغدغہ گردشِ گردون باشد
نہ در آن قید کہ یارب چہ شود چون باشد
(فضولی)

دامِ دردست و بلا دائرہ قید جہان
ہمہ عمر براحتِ گذراند اوقات
نہ در آن فکر کہ آیا چہ کنم چون سازم

(۳)

زہر بہ صحبتِ شہ ، بہ شود ترا رسائی
مَثَلِے زنند دانا ، بحقِ تمام نادان

(عادل ناگپوری)

فرہنگ (Glossary)

قطعہ ۱:

Pious people	نیک بندے، خدا کے بندے	بندگانِ حق
Key	چابی، کنجی	کلید
To forgive	معاف کرنا	بخشیدن

قطعہ ۲:

Net	جال	دام
One who knows	جاننے والا، واقف	عارف
Free	آزاد، بری	فارغ
Worry, disturbance	فکر، تشویش، وسوسہ	دغدغہ
Sky	آسمان، فلک	گردون

قطعہ ۳:

To cite an example or proverb	کہاوت بیان کرنا، مثال دینا	مَثَلِ زدن
Unskilled hand	ہنر نہ رکھنے والی ہتھیلی (ہاتھ)	کفِ بی ہنر
Ladle, skimmer, bowl	ڈوئی، کفگیر، کشلول، کاسہ	کفچہ

پرسش / Exercise

(۱)

Find infinitive from the 'Quita'.

۱۔ قطعے سے مصدر تلاش کر کے لکھیے۔

۲۔ اس قطعے کا مرکزی خیال چند جملوں میں اُردو یا انگریزی میں بیان کیجیے۔

Write the central idea of this 'Quita' in few sentences in Urdu or English.

۳۔ اس شعر کی تشریح اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔ Explain the following couplet in Urdu or English.

راحتِ بندگانِ حق جُستن
عینِ تقویٰ و زهد و دینداریست

(۲)

۱۔ درج ذیل الفاظ کی ضدیں لکھیے۔ Write antonyms of the following words.

آندرون ، کلفت ، رِہائی

۲۔ اس قطعے کے پیغام کو اُردو یا انگریزی میں بیان کیجیے۔

Write the central idea of this 'Quita' in few sentences in Urdu or English.

۳۔ 'دائرۂ قیدِ جہان' اس ترکیب کی وضاحت اپنے الفاظ میں کیجیے۔

Define the term 'دائرۂ قیدِ جہان' in your own words.

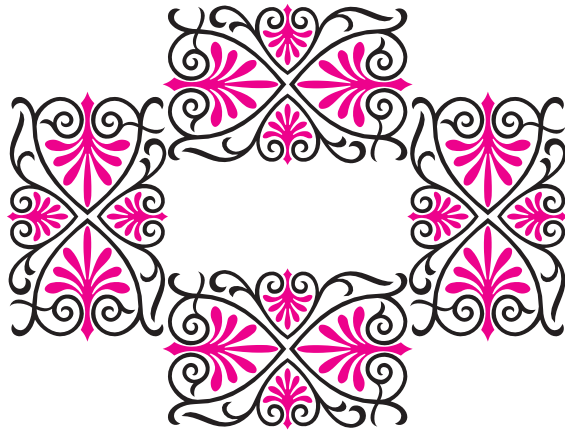
(۳)

۱۔ اُردو یا انگریزی میں اس قطعے کے بنیادی خیال پر روشنی ڈالیے۔

Explain in Urdu or English the central idea of this 'Quita'.

۲۔ 'کفجہ گدائی' اس ترکیب کی اُردو یا انگریزی میں وضاحت کیجیے۔

Explain the term 'کفجہ گدائی' in Urdu or English.



۱- طبیب و وظیفه شناس

در عهد یکی از خلفای عباسی پزشکی بود که خلیفه به حذاقت او اعتماد کامل داشت ، لیکن بیمناک بود که مبادا او را با پادشاهان دیگر رابطه باشد و بتحریک آنها در پی هلاک او بر آید- برای اینکه از چنین اندیشه ای فارغ شود خواست او را امتحان کند-

روزی وی را بخلوت خواند و گفت مرا دشمنی است که نمی خواهم آشکارا بقتلش برسانم- داروئی کُشنده بساز و بیاور تا باو بخورانم- طبیب گفت این از من بر نمی آید- روزی که من شغل طبابت را برگزیدم تصور نمی کردم جز دوی سودمند از من به خواهند- برین جهت دواهای مضر نیاموخته ام- اگر خلیفه جز آن خواهد اجازه دهد که بروم و بیاموزم- خلیفه گفت این بطول می انجامد- خلاصه هر قدر خلیفه اصرار کرد از طبیب همان پاسخ نخستین شنید- ناچار بحبس او فرمان داد-

طیب يك سال در زندان ماند و در آن مدت به مطالعه کتب، خود را مشغول میداشت و از حبس شکایت نمی کرد- پس از يك سال خلیفه گفت او را حاضر ساختند و مال بسیار با شمشیر مقابل او نهادند- آنگاه گفت آنچه از تو خواسته ام امری است که صلاح مملکت در آنست و مرا از آن چاره نیست- اگر فرمان مرا اطاعت کنی این مال و چندین برابر از آن تو خواهد بود و گرنه می فرمایم با این تیغ گردنت را بزنند- طبیب بر آنچه نخست پاسخ داده بود کلمه ای نیفزود- خلیفه گفت ترا خواهم کشت- گفت بآنچه خدا خواسته باشد راضیم-

خلیفه در این تبسم کرد و باو گفت دل خوش دار که آنچه تاکنون کرده ام برای آزمائش تو بود- من از کید پادشاهان بیمناکم و می خواستم بر تو اعتماد داشته باشم و از دانش تو با خاطری آسوده بهره مند شوم- طبیب خلیفه را سپاس گفت- خلیفه گفت اکنون بگوی چه چیز ترا بر آن داشت که از خشم و تهدید من نترسیدی و فرمان مرا اطاعت نکردی؟ طبیب گفت: دو چیز، یکی دین من که حکم می کند بادشمنان نکوئی کنم تاچه رسد بدوستان- و دیگر صنعت من که برای نفع مردم و حفظ جان آنها بوجود آمده است- و ما طبیبان را قانونی ست که چون به خواهیم بکسی اجازه معالجه امراض دهیم نخست از او پیمان می گیریم که صنعت خود را در آزار مردم بکار نبرد و داروی کُشنده نسازد و بکس نیاموزد- و من نتوانستم بر خلاف دین و پیمان خود رفتار کنم- خلیفه چون این بشنید او را بناخت و محل اعتماد خود قرار داد-